65783 ـ ڈیوٹی كی بنا پر نماز باجماعت ترك كرنا

سوال

میرے والد صاحب بعض اوقات كام كی زيادتی كی بنا پر تراويح اور نماز فجر كے ليے نہيں جاتے، كيا ايسا كرنا جائز ہے يا نہيں ؟
يہ علم ميں رہے كہ ميرے والد صاحب كی عادت ہے كہ رمضان ميں وہ تراويح كی نماز نہيں چھوڑتے الا يہ كہ مريض ہوں، اور الحمد للہ وہ دين پر عمل پيرا ہيں، ليكن اب بعض اوقات كام كی زيادتی كی بنا پر نماز كے ليے نہيں جاتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز پنجگانہ سب اوقات ميں باجماعت ادا كرنی واجب ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جب آپ ان ميں ہوں تو انہيں نماز پڑھائيں، ان ميں سے چاہيے كہ ايك گروہ آپ كے ساتھ نماز ادا كرے، اور وہ اپنے ساتھ اسلحہ ركھيں، اور جب وہ سجدہ كر چكيں تو يہ ہٹ كر تمہارے پيچھے آ جائيں النساء (102).

اس آيت ميں جب اللہ تعالى نے حالت جنگ ميں نماز باجماعت واجب كی ہے تو پھر امن و سلامتی كی حالت ميں كيسے نہيں ؟

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے روايت كيا ہے كہ نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميں نے ارادہ كيا كہ لكڑياں اكٹھی كرنے كا حكم دوں پھر نماز كے ليے اقامت كا حكم دوں اور نماز كی اقامت كہی جائے اور ايك شخص كو نماز كی امامت كے ليے كہوں، اور ميں ان لوگوں كے پيچھے جاؤں جو نماز ميں حاضر نہيں ہوتے اور انہيں گھروں سميت جلا كر راكھ كردوں "

صحيح بخاری حديث نمبر (608) صحيح مسلم حديث نمبر (1040).

اور صحيح مسلم ميں ہے كہ:

ايك نابينا شخص نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا كہنا لگا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مجھے مسجد تك لانے والا كوئی نہيں، اور اس نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اپنے گھر ميں نماز ادا كرنے كی رخصت مانگی تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے رخصت دے دی، جب وہ جانے لگا تو نبی كريم صلى

الله علیہ وسلم نے اسے بلایا اور پوچھا:

کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟ تو اس نے جواب میں کہا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر آیا کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1044).

اس لیے مسلمان شخص کو ہمیشہ نماز بنچگانہ باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور دنیاوی شغل و معاملات اسے نماز باجماعت ادا کرنے سے مشغول کرتے ہوئے پیچھے نہ رکھیں.

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال اور اولاد اللہ تعالی کے ذکر سے غافل نہ کردیں، اور جو کوئی بھی ایسا کرے گا وہی خسارہ پانے والوں میں سے ہے المنافقون (9).

اس لیے آپ اپنے والد کو نصیحت کریں، اور ان صحیح دلائل کو حکمت کے سامنے ان کے سامنے رکھیں اور وعظ کریں.

نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے میں حکم یہی ہے، لیکن تراویح کا معاملہ آسان ہے، کیونکہ مسلمان شخص کے لیے نماز تراویح گھر میں ادا کرنا جائز ہیں، اگرچہ مسجد میں باجماعت تراویح ادا کرنا افضل ہیں.

مسلمان اپنے آپ کو دنیاوی کاموں میں اتنا نہ کھپا دے کہ وہ اس کی عبادت اور نماز پر ہی غالب آجائیں اور اسے اس سے غافل کردیں، اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں کا وصف بیان کیا ہے کہ تجارت اور خریدوفروخت انہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتی.

فرمان باری تعالی ہے:

ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتے ہیں، ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خریدوفروخت اللہ تعالی کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی، اس ارادے سے کہ اللہ تعالی انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے، بلکہ اپنے فضل سے کچھ زیادتی عطا فرمائے، اللہ تعالی جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے النور (36 - 38).

ان آیات کے اختتام میں اللہ تعالی نے فرمایا:

اور اللہ تعالی جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے.

جو کہ ایك ایسے امر کی طرف اشارہ ہے جسے اپنے رب کی اطاعت و فرمانبرداری سے غافل ہو کر اپنا وہ وقت بھی تجارت اور کام کاج میں صرف کرنے والے لیے سمجھنا بے حد ضروری ہے کہ رزق اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" اے لوگو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور اس سےڈر جاؤ اور کمانے میں اچھائی اور بہتری پیدا کرو، کیونکہ کوئی بھی جان اس وقت تك مرے گی نہیں جب تك کہ وہ اپنا رزق پورا نہیں کرلیتی، اور اگر وہ رزق اس سے کچھ لیٹ ہو رہا ہے، تو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، اور حاصل کرنے میں اچھائی اور بہتری پیدا کرو، جو حلال ہے اسے لے لو، اور جو حرام ہے اسے چھوڑ دو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2144) نے اسے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1698) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لہذا حصول رزق کے لیے اسباب صرف کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ کام کاج میں مبالغہ نہ کرے کہ اس کی عبادت کا وقت بھی اسی کام کاج میں صرف ہو جائے، اور اس کی صحت اور بچوں کی تربیت کا وقت بھی کام کاج میں صرف ہوتا رہے، اسے صحیح اور قرب اختیار کرنا چاہیے.

ہمیں امید ہے کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس پر وقف کرینگے اور حقیقتا اس پر غور و فکر کرینگے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ انہیں اچھے اور بہترین اقوال و اعمال اور اخلاق اپنانے کی توفیق نوازے، اور انہیں بہترین پاکیزہ اور بابرکت رزق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .